الٰہی غنچۂ اُمید بکشا

استادِ شاعری

منگانے کا پتہ

منشی عزیز الدین نجم الدین تاجرانِ کتب

لاہور بازار کشمیری

فہرست مفت

فہرست مفت

بعونِ صانعِ مکین و مکان

مؤلفہ و مرتبہ

جناب ملک الشعرا منشی محمد اسمٰعیل صاحب آزؔ

مدرس اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ

اُستادِ شاعری

عُرف

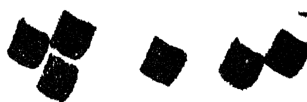
علمِ عروض

(کتابیں منگوانے کا پتہ)

منشی عزیز الدین نجم الدین تاجرانِ کتب لاہور

۱۱ فروری ۱۹۳۲ء — بازار کشمیری — قیمت (۸/)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



دیباچہ

عموماً دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ سکولوں اور کالجوں کے اکثر طلباء اور نیز دیگر اہلِ مذاق اصحاب کو شروع شروع میں شاعری کا شوق بڑے جوش پر ہوتا ہے۔ مگر وہ بوجہ نہ جاننے علم عروض کے کچھ عرصہ مغز مار کر اور اپنے تئیں کامیاب نہ ہوتا دیکھ کر مجبوراً رہ جاتے ہیں۔ اُسکی وجہ یہ ہے۔ کہ فی زمانہ کتب عروض کا آسانی سے دستیاب ہونا ایک امر غیر ممکن ہے۔ اور اگر کہیں خوش قسمتی سے مِل بھی جائیں۔ تو بعض کم استعداد اصحاب اُن کے خریدنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتے۔ کیونکہ وہ مطوّل اور گراں قیمت ہوتی ہیں۔ اور اگر کسی طرح

سے خرید بھی لیں۔ تو اُن کا مطلب آسانی سے سمجھ لینا
اُن کے لئے کسی قدر مشکل ہوتا ہے۔ اور بدیں بباعث
وہ منزلِ مقصود تک پہنچنے سے محروم رہ جاتے
ہیں۔ اِس لئے مَیں نے اُن کی اِس ضرورت کو محسوس
کرکے یہ کتاب موسوم بہ **علم عروض** بڑی
محنت سے نہایت آسان اور قابل فہم الفاظ میں
بلکہ دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ جس سے ہر معمولی
خواندہ آدمی بھی فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔
اور اچھا خاصہ شاعر بن سکتا ہے۔ کیونکہ میں نے
اِس میں ضروری تمام باتیں درج کر دی ہیں۔
اور نیز قیمت بھی نہایت قلیل یعنی صرف
آٹھ آنے (۸) علاوہ محصول ڈاک فی جلد رکھی ہے۔ تاکہ
ہر کس و ناکس اِس سے فائدہ اُٹھا کر اِس فن بزرگ
کے ذریعہ سے عالم میں نام پیدا کر سکے۔ فقط۔

رقم طراز
بندہ محمد اسمٰعیل رازؔ مؤلف
کتاب ہذا

علمِ عرُوض

عنوان سُرخی	تعریف
عِلمِ عرُوض	عِلمِ عروض وہ ہے۔ جس میں نظم کی دُرستی کے قواعد بیان ہوں۔
نظم	نظم کے معنے ہیں پرونا۔ آراستہ کرنا۔ جمع کرنا۔ اصطلاح میں شعر بنانے کو کہتے ہیں۔
شعر	شعر کے معنے دریافت کرنا۔ دانائی اور طبع رسا کے ہیں۔ اصطلاح میں شعر کلام منظوم کو کہتے ہیں۔ جو کسی خاص مقررہ وزن پر ہو۔
وزن	لغوی معنے تولنا اصطلاح میں دو یا زیادہ الفاظ کی حرکات وغیرہ مساوی ہونے کو کہتے ہیں جیسے گلشن اور احمق یا بندوق

اور انعام وغیرہ وغیرہ۔

مصرعہ — لغوی معنے ہیں کواڑ۔ اصطلاح میں ایک شعر کے آدھے حصّہ کو کہتے ہیں۔ جیسے +

ع۔ ہیں رازِ معانی بھرے اشعار میں میرے +

بیت — بمعنے گھر۔ اصطلاح میں شعر کو ہی بیت کہتے ہیں۔

قافیہ — آپس میں چند الفاظ کا ہموزن ہونا۔ جیسے بلبل اور قلقل یا گلشن اور جوبن وغیرہ۔

ردیف — لغوی معنے ایک ہی گھوڑے پر دو سوار ہوں۔ پچھلے سوار کو ردیف کہتے ہیں اصطلاح میں اُن چند الفاظ کو کہتے ہیں جو شعر میں قافیہ کے بعد آئیں۔ اور بلا تبدیل کرنیکے بجنسہ استعمال میں آئیں۔ جیسے کنجِ تنہائی میں رہ کر ستانا چھوڑ دے۔ اور خیالِ رُوئے جاناں جی جلانا چھوڑ دے آہ + ستانا اور جلانا قافیہ۔ چھوڑ دے ردیف +

حروفِ قافیہ — قافیہ کا پہلا حرف روی[1] دوسرا حرف ردف[2] تیسرا حرف قید[3] چوتھا حرف تاسیس[4]۔ یہ سب حروف حرفِ روی کے پہلے آتے ہیں۔ قافیہ

حرفِ رَوِی ۱	کے سب سے آخری حرف کو کہتے ہیں۔ جیسے گل میں لؔ اور جان میں نؔ۔ قافیہ میں حرفِ رَوِی کا متفق ہونا سخت ضروری ہے
حرفِ رِدف ۲	رَوِی کے پہلے کے حرف کو رِدف کہتے ہیں۔ جیسے گور اور شور میں رؔ سے پہلے حرف وؔ کو کہتے ہیں۔ اس کا اختلاف بھی قافیہ میں جائز نہیں جیسے شور کا قافیہ شیر غلط ہے۔
حرفِ قید ۳	یہ بھی حرف ردف کی طرح ردف کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے دیر اور بیر کی یؔ +
حرفِ تاسیس ۴	حرف ردف کے پہلے اگر حرف الف آئے۔ تو تاسیس کہتے ہیں۔ جیسے کامل اور شامل کا الف

وہ حروف جو روی کے بعد آتے ہیں

حرفِ وصل ۱	سب سے پہلے وصل کہلاتا ہے۔ جیسے پروردگار کا الف +
حرفِ خروج ۲	دوسرا حروف خروج جو وصل کے بعد آتا ہے۔ جیسے راتیں۔ تؔ۔ حرف روی۔ یؔ حرف وصل اور نؔ حرف خروج +
حرفِ مزید ۳	تیسرا حرف مزید جو خروج کے بعد آتا ہے

	جیسے گلابیاں۔ ب۔ حرف روی۔ ی۔ حرف وصل آ حرف خروج اور ں حرف مزید ✢
حرف نائرہ	چوتھا حرف نائرہ جو مزید کے بھی بعد آتا ہے۔ جیسے اُلجھاوٹیں۔ الف حرف روی۔ و حرف وصل۔ ٹ۔ حرف خروج۔ ی۔ حرف مزید اور ں حرف نائرہ ✢ نائرہ کے معنے ہیں۔ بھاگنے والا۔ یہ حرف روی سے بہت دور فاصلے پر ہوتا ہے۔
حاجب	جس شعر میں دو قافیے اور دو ہی ردیف ہوں۔ اُس میں سے پہلی ردیف کو جو دونوں قافیوں کے درمیان واقع ہو۔ اُسی حاجب کہتے ہیں۔ جیسے ؎ مضمون صفات قد کا قیامت سے لڑ گیا قامت کے آگے سرو خجالت سے گڑ گیا قیامت اور خجالت اور لڑا اور گڑ قافیے ردیف حاجب ✢
مطلع	کسی نظم یا غزل یا قصیدہ کے سب سے پہلے شعر کو جس کے دونوں مصرعے قافیہ رکھتے ہوں مطلع کہتے ہیں۔
حسن مطلع	وہ اشعار جو مطلع کے بعد مطلع سے دونوں

زیبِ مطلع / مطلعِ ثانی

مصرعوں میں ہم قافیہ ہوں مطلعِ ثانی کہلاتے ہیں ؎

از۔ راز

مطلع۔ الٰہی خیر ہو دل کی کہیں دستِ ستمگر سے
کشیدہ ہیں بھویں بگڑے ہوئے اُسکے تیور سے

مطلعِ ثانی۔ بتِ ترسا کے ترسانے سے میری چشم تر برسے
گیا دونوں جہاں سے تنگ آیا جورِ دلبر سے

زیبِ مطلع یا حُسنِ مطلع

لگانا دل نہ ہرگز دوستو جعدِ معنبر سے
حذر لازم ہے کالے ناگ سے افعی سے اژدر سے

شاہ بیت

جو تمام نظم یا غزل وغیرہ کا سب سے آخری شعر جسمیں شاعر کا تخلص ہوتا ہے ؎

ہیں رازؔ معانی بھرے اشعار میں میرے
قربان ہوں مجھ پہ بھلا کیوں اہلِ ہنر آج

منشی محمد اسمٰعیل صاحب رازؔ گوجرانوالوی کی ایک غزل کا آخری شعر ہے۔

مصرعِ اولیٰ

کسی ایک شعر کے پہلے مصرعہ کو کہتے ہیں۔ مثلاً ؎

حال پوچھا نہ آکے بیکل کا

مصرعِ ثانی

کسی ایک شعر کے دوسرے مصرعہ کو کہتے ہیں مثلاً

عاشقِ ناتوان و مریل کا

(از راز)

مصرعہ طرح	کوئی ایک مصرعہ جس پر طبع آزمائی کریں۔ یعنی نظم یا غزل کہی جاوے۔
گرہ	طرح مصرعہ کے ساتھ اپنا کوئی ایک مصرعہ خواہ اولی یا ثانی لگا کر پورا شعر لکھا جاوے۔ تو جو مصرعہ لگایا جاوے۔ گرہ کہلاتا ہے مثال طرح مصرعہ پھول تبلاتے ہیں باتوں سے دم گفتار ہم مصرعہ ثانی ٭ گرہ از راز۔ سن کے وہ غنچہ دہن کھلجائے کیوں نہ مثل گل۔ مصرعہ اولی۔ (نوٹ) گرہ کرنے میں قافیہ کی پابندی ضروری نہیں ہوتی ٭
نظم اور غزل میں فرق	غزل بمعنے عورتوں سے باتیں کرنا۔ اور نظم اور غزل میں یہ فرق ہوتا ہے۔ کہ نظم میں تو صرف ایک خاص مضمون نبھایا جاتا ہے۔ اور غزل میں اس کے برخلاف ہر قسم کا یعنی فراقیہ مجازی۔ حقانی۔ وصل وصال وغیرہ وغیرہ کے اشعار لاتے ہیں۔ اور نیز غزل میں قافیہ صرف مصرعہ ثانی میں ہوتا ہے۔ اور نظم میں یہ ضروری نہیں۔ خواہ اس کو بطور

	غزل کہہ لیں۔ خواہ ہر شعر کا الگ الگ کافیہ ہو۔
تقطیع:۔	بمعنے ٹکڑے کرنا۔ اصطلاح میں کسی شعر اس کے ارکان تقطیع پر ٹکڑے کرکے وزن کرنے کو کہتے ہیں۔
بحر	وہ اوزان مقررہ جن پر شعر کا وزن درست کرتے ہیں۔ بحر کہلاتے ہیں۔

راز

نقشہ بحور

کل بحریں انیس ۱۹ ہیں۔ مگر اُن میں سے پندرہ استعمال میں آتی ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔
ہزج۔ رجز۔ رمل۔ کامل۔ وافر۔ متقارب۔ متدارک۔ مضارع۔ سریع۔ منسرح۔ مقتضب
خفیف۔ مجتث۔ طویل۔ بسیط۔

نمبر شمار	نام بحر	ارکانِ تقطیع	تعداد بار فی مصرعہ	مثالِ شعر مع طریقہ تقطیع	کیفیت
۱	بحر ہزج سالم	مفاعیلن	چار بار	ثناؤں میں کسے پیدا شان اپنی شب غم کی مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	

اوزان مستخرجہ بحر ہزج سالم					
	ہزج مثمن ۱	مفاعلن	چار بار	ولا کہو کبھی نہیں ملا وصا لیار بھی مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن	
	ہزج مثمن ۲	مفعول مفاعیلن		ناحق دلِ نالاں اب مجھ کو تو کر نہ رسوا مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن	
	ہزج مثمن ۳	مفعول مفاعیل مفاعیلن فعولن	ایک بار	لکھئے اُسے خط میں کہ ستم اُٹھ نہیں سکتا مفعول مفاعیلُ مفاعیل فعولن	
	ہزج مثمن ۴	مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	ایک بار	جس روز سے دخل بے بسی نے پایا مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	
	ہزج مسدس ۵	مفاعیلن مفاعیلن فعولن	ایک بار	سرہانے میر کے آہستہ بولو مفاعیلن مفاعیلن فعولن	
	ہزج مسدس ۶	مفعول مفاعلن فعولن	ایک بار	دیوانۂ روئے یار ہوں میں مفعول مفاعلن فعولن	

نمبر شمار	نام بحر	ارکان تقطیع	تعداد بار	مثال شعر مع طریقہ تقطیع	کیفیت
۲	بحر رجز سالم	مستفعلن	چار بار	ساغرے گلرنگ کا بھر کر مجھے دے ساقیا مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن	
وزن مستخرجہ	رجز مثمن [illegible]	مفتعلن علن	دو بار	ایک تو ہوں شکستہ دل تس پہ یہ جور یہ جفا مستفعلن فاعلن مفتعلن فاعلن	
۳	بحر کامل سالم	متفاعلن	چار بار	جو چمن سے گزرے تو اے صبا تو یہ کہنا بلبل زار سے متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن	
۴	بحر وافر سالم	مفاعلتن	چار بار	خدا کے لئے تو ماہ لقا ادھر کو بھی کر ذرا تو نظر مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن	
۵	بحر متقارب سالم	فعولن	چار بار	مجھے گل کے ہنسنے پہ آتا ہے رونا فعولن فعولن فعولن فعل یا فعول	
اوزان مستخرجہ	متقارب مثمن [illegible]	فعولن ۳ فعل یا فعول ۱	تین بار ایکبار	الٰہی میں بندہ گنہگار ہوں فعولن فعولن فعولن فعل یا فعول	

اوزان مستخرجه

بحر	ارکان	تکرار	مثال
متقارب مثمن ۲	فعولن فعلن	دو بار	یہ محراب کیا بسا ہے دل میں فعولن فعلن فعولن فعلن
متقارب مثمن ۳	فعول فعلن	چار بار	کرو توکل کہ عاشقی میں نہ یوں کروگے تو کیا کروگے فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن
بحر رمل سالم مخبون	فاعلاتن	چار بار	ہم نہ مانیں گے تیرا کہنا ابھی مت کر نصیحت فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
رمل مثمن ۱	فاعلاتن فاعلات	تین بار ایک بار	کنج تنہائی میں رہ رہ کر ستانا چھوڑ دے فاعلاتن فاعلات فاعلات فاعلات
رمل مثمن ۲	فعلات فاعلاتن	دو بار	سن اور سوچ دل میں جور و جفا کے بانی فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن
رمل مثمن ۳	فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات	ایکبار	شمع کو منہ کے تیرے سامنے ہے کیا آب و تاب فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات
رمل مسدس ۴	فاعلاتن فعلاتن فعلات	ایک بار	داغ دل سے نہ ہوئے ہے آتش آہ فاعلاتن فعلاتن فعلات

	رمل مسدس ۵	فاعلاتن فعلاتن فعلن	ایک بار	ایک عاشق تھی، (فاعلاتن) تھی جاں بلب (فعلاتن) دائی (فعلن)
	رمل مسدس ۶	فاعلاتن فعلاتن فاعلن	ایک بار	جب جدائی (فاعلاتن) سے مری جان (فعلاتن) جائے ہے (فعلن)
۷	بحر سریع سالم	مستفعلن مفعولات	دو بار ایک بار	بوجہ ثقالت یہ بحر سالم استعمال نہیں ہوتا۔
اوزان مستخرجہ	سریع مسدس ۱	مفتعلن فاعلات	دو بار ایک بار	کیا کروں تش (مفتعلن) ریح حسن کا اس (مفتعلن) کی بیاں (فاعلات)
	سریع مسدس ۲	مفتعلن مفعولن فاع	ایک بار	نالہ ہمارا ہے موزوں (مفتعلن مفعولن فاع)
۸	بحر مضارع سالم	مفاعیلن فاع لاتن	دو بار	بوجہ ثقالت یہ بحر بھی سالم استعمال نہیں ہوتا
اوزان مستخرجہ	مضارع مثمن ۱	مفعول فاعلاتن	دو بار	اسیر ہے جو ہوس (مفعول فاعلاتن) آشنا نہ ناز کرنا (مفعول فاعلاتن)

	مضارع مثمن ع۲	مفعول فاعلات ومفاعیل فاعلان	ایک بار	اے درد دل کے جاننے والو ذرا سنو مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان	
	مضارع مثمن ع۳	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلیان	ایک بار	خوبان جور پیشہ عاشق کے واسطے ہیں مفعول فاعلاتن مفعول فاعلیان	
	مضارع مثمن ع۴	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلن	ایک بار	اے یار رُخ ذرا تو اپنا مجھے دکھا مفعول فاعلاتن مفعول فاعلن	
۹	بحر متدارک سالم	فاعلُن	چار بار	زلف و رخ و خال و خط یار کا دیکھ کر فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن	
اوزان مخرجہ	متدارک مثمن ع۱	فاعلان فاعلن	دو بار	شب کو رشک زلف سے مہ کو رشک رُو سے فاعلان فاعلن فاعلان فاعلن	
	متدارک مثمن ع۲	فعلن	آٹھ بار	گئے دو نوج ہاں ن ظر سے گ زر تیری شان کا کوئی ب شر نہ ملا فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن	
	متدارک مثمن ع۳	فعلن	چار بار	میں نے جو دیکھا مضطر دل کو فعلن فعلن فعلن فعلن	

۱۰	بحر منسرح مثمن سالم	مستفعلن مفعولات	دوبار	ایک دم تو آ اے دلدار مستفعلن مفعولات	دکھلا ذرا گل رخسار مستفعلن مفعولات	
وزن مستخرجہ	منسرح مثمن بدا	مستفعلن فاعلن	دوبار	حضرت موسیٰ سے کبھی ہاں مستفعلن فاعلن	دعوے سے خاموش ہیں مستفعلن فاعلن	
۱۱	بحر طویل سالم	فعولن مفاعیلن	دوبار	نہ کر تو جفا کاری فعولن مفاعیلن	نہ کر تو عیاری فعولن مفاعیلن	
۱۲	بحر مقتضب سالم	فاعلات مستفعلن	دوبار	یار بے وفا سے مجھ فاعلات مفتعلن	شوخ دلربا سے مجھے فاعلات مفتعلن	
وزن مستخرجہ	مقتضب مثمن بدا	فاعلات مفعولن	دوبار	ہائے یہ نصیب اپنے فاعلات مفعولن	جس کی وہ تمنا تھی فاعلات مفعولن	
۱۳	بحر خفیف سالم	فاعلاتن مفاعلن فعلاتن	ایک بار	یار مہرو کو دیکھ کر نہ رہا دل فاعلاتن مفاعلن فعلاتن		

وزن مستخرجہ	خفیف مسدس ۱/	فاعلان مفاعلن فعلات	ایک بار	ہائے وہ شوخ بے وفا و بے مہر فاعلان ۔ مفاعلن ۔ فعلات	
۱۴	بحر مجتث سالم	مستفعلن فاعلاتن	دوبار	بوجہ ثقالت یہ بحر بھی سالم استعمال نہیں ہوتا۔	
وزن مستخرجہ	مجتث مثمن ۱/	مفاعلن فعلاتن	دوبار	مری نظر میں تو کم ہو ‌ ‌ زخلد سے تو نہیں مفاعلن فعلاتن ‌ ‌ مفاعلن فعلاتن	
۱۵	بحر بسیط مثمن سالم	مستفعلن فاعلن	دوبار	گھبرا گیا گھر میں دل ‌ ‌ الفت ہوئی دشت سے مستفعلن فاعل ‌ ‌ مستفعلن فاعل	
وزن مستخرجہ	بسیط مثمن ۱/	مفتعلن فاعلن	دوبار	جان پہ کھیلا ہوں میں ‌ ‌ میرا جگر دیکھنا مفتعلن فاعلن ‌ ‌ مفتعلن فاعلن	

صنائع بدائع کا بیان

اشعار میں عموماً لفظی اور معنوی خوبیاں ہوتی ہیں جن کے استعمال سے شعر نہایت نفیس ہو جاتا ہے۔ اور یہ بہت قسم کی صنائع ہیں۔ مگر یہاں چند ایک مشہور اور ضروری صنعتوں کا ذکر مندرجہ ذیل ہے۔

نام صنعت	مثال و تعریف
صنعتِ تجنیس	کسی شعر میں ایک ہی لفظ چند دفعہ استعمال کریں۔ مگر وہ لفظ مختلف معنے میں استعمال ہو۔ تو اسے صنعت تجنیس کہتے ہیں۔ مثال بار ور اُن سے ہوئے اک بار نہ زنہار ہم رکھتے ہیں بار الم سے دیدہ خوں بار ہم } راز اس شعر میں (بار) کا لفظ کئی دفعہ مختلف معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ فائدہ مرتبہ بوجھ رونا
صنعت مقلوب	شعر میں کوئی ایسا لفظ استعمال کریں جسکو باترتیب یا بلاترتیب خواہ کسی طرح اُلٹنے سے کوئی اور دوسرا لفظ بن جائے۔ مثال بات کرنے کی نہیں ہے تاب اُن کے سامنے

کس طرح ہمدم کریں بوسہ پہ کچھ تکرار ہم — داغ

اس شعر میں بات کو اُلٹ کر تاب اور تاب کو الٹ کر بات بن جاتا ہے۔ اور شراب سے بارش جنگ سے گنج تار سے رات قرابت سے رقابت +

صنعتِ متضاد

شعر میں ایسے لفظ لانا۔ جو ایک دوسرے کے مقابلے میں ضد ہوں۔ جیسے

بخت خفتہ تو رہا سوتا ہی اپنا پر صنم — داغ
انتظاری میں تری شب بھر رہے بیدار ہم

اس شعر میں سوتا اور بیدار متضاد ہیں۔ علیٰ ہٰذالقیاس چلنا۔ ٹھیرنا۔ اُٹھنا۔ بیٹھنا۔ رونا۔ ہنسنا وغیرہ +

صنعت مراعات النظیر

شعر میں ایسے الفاظ ہوں۔ جن کا تعلق ایک دوسرے سے ضروری ہو۔ جیسے باغ کے ذکر کے ساتھ نہر۔ بہار۔ خزاں۔ باد۔ صبا۔ نسیم۔ گل۔ خار۔ عندلیب وغیرہ وغیرہ ہوں۔

مثال داغ

کہیں سرو قامت یار پر ہیں نثار صلصل و فاختہ
کہیں رخ پہ بلبلیں ہیں فدا کہیں۔ لالہ و گل ارغوان

سرد کے ساتھ فاختہ۔ ترح مثالِ گل کے ساتھ بلبل وغیرہ وغیرہ +

صنعتِ عکس

"ایسا شعر کہنا۔ جس کا مصرعہ اوّل ذرا تبدیل کرنے سے مصرعہ ثانی بن جائے۔ یا مصرعہ ثانی ذرا تبدیل کرنے سے مصرعہ اُولےٰ ہو جائے۔" جیسے

بے شکایت نہیں محبت کے مزے
بے محبت نہیں شکایت کے مزے
} ذوق

صنعت رجوع

شعر میں کوئی ایسا ایک لفظ استعمال کرجانا۔ جس سے یہ معلوم ہو۔ اور شک پڑ جائے۔ کہ اگر مصرعہ اولےٰ میں کسی کی تعریف کی گئی ہے۔ تو مصرعہ ثانی میں مذمت ہوگی۔ مگر سارا شعر پڑھنے سے وہ تعریف پہلے سے بھی زیادہ ہو جائے۔ اسی طرح اگر مذمت ہو۔ تو مصرعہ ثانی میں تعریف ہونے کا شبہ پڑے۔ مگر مذمت اور بھی بڑھ جائے ؎

تو سمجھتا ہے کہ تیرے چاہنے والوں میں ہیں
یہ غلط ہے بلکہ ہیں تیرے تو خدمتگار ہم
} راز

اِس شعر میں مصرعہ اُولےٰ میں چاہنے والوں کے آگے مصرعہ ثانی میں غلط ہے۔ سے شک پڑ گیا تھا۔ کہ چاہنے والے نہیں۔ بلکہ دشمن وغیرہ ہوں گے۔ مگر سارا شعر پڑھنے سے۔ چاہنے والوں

	کا رتبہ اور بھی زیادہ اچھا ہوگیا۔ پس یہ ایک خوبیٔ شعر ہے۔
صنعت تکرار	جب کوئی لفظ کسی شعر یا فقرہ میں مکرر یا زیادہ دفعہ استعمال کریں۔ جس سے فصاحت میں نقص نہ آئے۔ بلکہ تاکید وغیرہ کی خوبی بڑھ جائے۔ تو صنعت تکرار کہلاتی ہے۔ جیسے:۔ مانند روئے یار نہ آیا کوئی نظر گل گل اور گل گل پہ عندلیب پھری گو چمن چمن تا چمن کا تکرار
صنعتِ اشتقاق	جب کسی شعر یا فقرہ میں ایک ہی مصدر یا مادہ کے الفاظ مشتق استعمال کریں۔ جیسے دن کٹا فریاد سے اور رات زاری سے کٹی عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی اس شعر میں کاٹنا مصدر سے مختلف الفاظ مشتق برتے گئے ہیں۔
صنعت لزوم مالایلزم	کلام میں کسی خاص بات کو لانا لازم پکڑ لینا۔ جیسے ظفر اس شعر میں چند اعضا کا شمار یا ذکر لازم پکڑ لیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے ذکر کرنے کے بغیر بھی کام چل سکتا ہے۔ اور یہ صنعت محض مزید خوبی کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

صنعت لزوم مالایلزم	جلایا آپ ہم نے ضبط کرکے آہِ سوزاں کو جگر کو سینہ کو۔ پہلو کو۔ دل کو جسم کو۔ جاں کو + یا یہ لازم پکڑ لینا کہ شعر میں کوئی لفظ نہ آئے + ۵
ایضاً	ہمدم دم حسام کہ اعدا کا دم ہوا درد و الم سوا ہوا آرام کم ہوا
ایضاً	یا یہ کہ کوئی لفظ غیر منقوط نہ آوے۔ جیسے سہ ۵ بخشش فیض بخشش تخت نشیں کہ یا یہ کہ ایک مصرعہ غیر منقوط اور ایک مصرعہ میں نقطے ہوں۔ سہ آہ کل دل کو ہوا درد کہ رکھا ہم کو مہ جنبش چیں بجبینِ بُتِ چیں سے بے چیں
ایضاً	یا یہ کہ الفاظ کے نیچے نقطہ نہ ہو۔ بلکہ صرف اوپر ہی آویں۔ سہ ۵ مظہرِ صدق و صفا قدر شناس ہر دم کو معدنِ عدل و سخا مصدرِ الطاف و عطا
ایضاً	یا یہ کہ الفاظ کے اوپر نقطہ نہ آویں سہ ۵ گوہرِ درجِ ہمم کوکبِ برجِ اکرم صاحبِ دبدبہ سروری و مجد و علا

ایضاً	یا یہ کہ شعر یا عبارت کے تمام حروف لکھنے میں علیحدہ علیحدہ ہوں۔ جیسے ؎ داغ دل لے دادرِ دا وارد ے داغ دوری اب دے دلدار دے
ایضاً	یا سب حروف ملاکر اکٹھے لکھے جاسکیں ؎ چپکے چپکے کبھی سب مجھے کہنا۔ یہ مصرعہ مندرجہ ذیل طرح سے اکٹھا لکھا گیا۔ چپکےچپکےکبھیسبمجھےکہنا
صنعت جامع الحروف	جب سب الفاظ شعر میں تمام حروف ابجد الف سے یائے تک لائیں۔ جیسے ؎ مظہر فیض وعطا منعم ذی جود وسخا صلح کل عشرت ثابت قدم روز وفا
صنعت تلمیع	بمعنی ملمع کرنا۔ کلام میں مختلف زبانوں کا استعمال کرنا ؎ راز عزیزوچہ کنم دار دستا نا عشق جاناں ہے ؎ فارسی اور عدیم المثل وسنگیں دل مرادہ ماہ تاباں ہے ؎ اردو میں ہے
صنعت سیاقۃ الاعداد	معنے ہیں چلانا عددوں کا۔ کلام میں کچھ اعداد شمار کرنے۔ خواہ وہ بے ترتیب ہوں۔ یا باترتیب۔ ؎

صنعتِ ذوقوافی یا دوقافیتیں

وائے قسمت ایک گالی کی ہوئیں دو تین چار
وقتِ گفتن جب زباں پہ اُس کی لکنت آ گئی

کسی شعر میں دوہرا قافیہ رکھنا۔

صبا اُڑا کے نہ لے جا مِرا غبار کہیں
مجھے چھوٹنے کی آستانِ یار نہیں

صنعتِ توشیح

کسی نظم یا غزل کے ہر پہلے مصرعہ یا دونوں مصرعوں کا صرف پہلا پہلا حرف لے کر ملانے سے کوئی نام یا خاص عبارت بن جائے۔

م متر نم ہو اگر صحنِ چمن میں قمری
ح حالتِ وجد کرے سروِ لبِ جو پیدا
م موسم گل میں ترقی پہ ہے فیضانِ بہار
د دامنِ دشت و جبل لالۂ حمرا سے بھرا

ان چاروں مصرعوں کا پہلا حرف م۔ح۔م۔د ملانے سے محمد ایک نام نکل آتا ہے۔ یہ صنعت توشیح ہے۔

صنعتِ تاریخ

جس میں کسی شعر یا نثر کی عبارت کے حروف کے اعداد جمع کرنے سے کسی شادی یا تولد گی وغیرہ کی تاریخ نکلے۔

حضرت صولت نے لکھی کتاب
مدحِ حضرت میں عجب نادر غریب

مصرعِ تاریخ یوں موزوں ہوا۔

سمت ۱۲۹۸

نعتِ محبوب خدا ہے یہ عجیب

چوتھے مصرعہ کے حروف کے اعداد جمع کرنے سے کتاب لکھنے کی تاریخ سنہ ۱۲۹۸ نکلتا ہے۔

واضح ہو۔ کہ اگر کسی لفظ کا پہلا حرف مطلوب ہو۔ تو وہ سر۔ مُنہ۔ آنکھ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور بیچ کے حرف کو دِل۔ سینہ۔ ناف ہائیں۔ جیسے دِل ہیں۔ تہ۔ سر اور لَ پاؤں ÷

نقشہ اعداد حروف ابجد

×	ز	و	ہ	د	ج	ب	ا	حروف
	7	6	5	4	3	2	1	
×	ن	م	ل	ک	ی	ط	ح	حروف
	50	40	30	20	10	9	8	
ت	ش	ر	ق	ص	ف	ع	س	حروف
400	300	200	100	90	80	70	60	
×	×	غ	ظ	ض	ذ	خ	ث	حروف
		1000	900	800	700	600	500	

صنعت حسن التعلیل

یہ وہ صنعت ہے۔ کہ قدرت نے کسی بات کی بنا کسی اور منشاء پر رکھی ہوئی ہو۔ مگر شاعر اس کی کوئی اور ہی وجہ بیان کردے جیسے ؎

فلک پھرتا ہے سرگرداں کہو کس واسطے یارو
زمیں کے صدقے ہوتا ہے کہ اس بہتر محمدؐ ہے

فلک کے گردش کرنے کی وجہ تو دن رات کا پیدا کرنا ہے۔ مگر اس شعر میں گردش فلک کا باعث یہ رکھا ہے۔ کہ حضرت محمدؐ چونکہ زمین میں دفن ہیں۔ اس لئے آسمان زمین پر صدقے ہو رہا ہے۔

صنعت لف ونشر مرتب

جب کلام میں پہلے چند چیزوں کا ذکر کریں۔ اور پھر اُن کے منسوبات لکھیں۔ جیسے ؎

یہ ہمارا دل ہے یا پروانہ ہے یا فاختہ
ہے وہ قد یا شمع کافوری ہے یا شمشاد ہے

باترتیب مناسبات ہوں۔ تو صنعت لف ونشر مرتب کہتے ہیں۔ اور اگر بے ترتیب ہوں۔ تو لف ونشر غیر مرتب جیسے ؎

روئے وزلف وقد صنم دیکھو
سنبل وسرو وگل بہم دیکھو

صنعت مبالغہ

کسی کی تعریف یا مذمت وغیرہ یہاں تک زیادہ

صنعتِ مبالغہ

کی جائے۔ کہ وہاں تک اس کا ہونا بعید یا محال ہو۔ مبالغہ کہلاتا ہے۔ مبالغہ کی تین قسمیں ہیں۔

مبالغہ تبلیغ ۱

(۱) کسی کی مدح یا مذمت وغیرہ کا عقل و عادت کی رُو سے وہاں تک ہونا ممکن ہو۔ تو وہ مبالغہ تبلیغ کہلاتا ہے۔ جیسے ؎

پہنچتے ہم آرزوئے وصل میں نزدیک مرگ

عقلاً و عادتاً ممکن ہے۔

مبالغہ اغراق ۲

(۲) عقلاً تو ممکن ہے۔ لیکن عادتاً ممکن نہ ہو۔ جیسے ؎

اُن سا بے درد میرے بچنے کی دُعا مانگے

دشمن کے حق میں دعائے خیر کرنا عادتاً ممکن نہیں۔ مگر عقلاً ممکن ہے۔ کہ شاید رحم کھا کر دعا مانگ ہی لے۔ اُسے مبالغہ اغراق کہتے ہیں۔

مبالغہ غلو ۳

(۳) عقلاً و عادتاً دونوں کی رُو سے محال ہو۔ جیسے ؎

ہم روئے ایسا تو نے جو ہم کو رُلا دیا
پانی میں اک دکھائی فلک بلبلا دیا

اتنا رونا کہ آسمان بلبلا سا پانی میں نظر آنے لگے۔ بالکل محال ہے۔ اُسے مبالغہ غلو کہتے ہیں۔ اور جس قدر مبالغہ کیا جائے۔ اُتنا ہی عمدہ شعر ہوتا ہے۔



صنعتِ ادماج

جب ایک کلام کے دو معنے معلوم دیں۔ اور دونوں صحیح نظر آئیں۔ جیسے ؎
جو دنے دو دیئے معنے میرے اِس مصرعہ کو اب فقیروں کے ہیں۔ گھر معدن دریا و جبل اتنی سخاوت۔ کہ فقیروں کے گھر ان سے لعل و جواہر کی کانیں بن گئے۔ امیر ہو گئے۔ دوسرے معنے یہ کہ اتنی سخاوت کی۔ کہ دریا اور پہاڑ جن سے لعل جواہر نکلتے ہیں خیرات کرتے کرتے فقیروں کے گھروں کی مانند خالی ہو گئے۔



مناسبات کا بیان

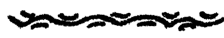
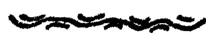
واضح رہے۔ کہ کسی خاص چیز کے ساتھ اس کے مناسبات کے ذکر کرنے سے کلام میں نہایت لطافت ہوتی ہے۔

مناسبات حسن	عشوہ۔ غمزہ۔ کرشمہ۔ ناز۔ ادا۔ تیماز۔ شوخی محبوبی۔ بے مہری۔ بے وفائی۔ سفاکی۔ دلبری۔ دلربائی۔ خود بینی۔ خود نمائی۔ سنگدلی۔ بے رحمی۔ دل آزاری۔ رقیب نیازی۔ وعدہ خلافی۔ حیلہ سازی۔ خوبی۔ لذت۔ جلوہ۔ تلخ گوئی۔ جفاکاری۔ وغیرہ وغیرہ۔
مناسبات عشق	آہ۔ نالہ۔ فریاد۔ زاری۔ فغان۔ رونا۔ چلانا۔ بے خوابی۔ بیتابی۔ اضطرابی۔ ناتوانی۔ سوز۔ اندوہ۔ غم۔ الم۔ آرزو۔ شوق۔ انتظار۔ گداز۔ آوارگی۔ بیچارگی۔

	سرسیمگی ۔ جامہ دری ۔ جنوں ۔ قلق ۔ تپش ۔ درد ۔ تمنا ۔ حیرانی ۔ پریشانی ۔ خودسری ۔ وغیرہ وغیرہ ۔
مناسبات فقر	صبر ۔ رضا ۔ توکل ۔ تسلیم ۔ ہمت ۔ مراقبہ ۔ مشاہدہ ۔ معاہدہ ۔ مجادلہ ۔ طریقت ۔ شریعت ۔ عبادت ۔ ارادت ۔ حقیقت عزلت ۔ ریاضت ۔ خاکساری ۔ عجز تجرید ۔ صوم ۔ صلوٰۃ ۔ فکر ۔ ذکر ۔ دم ۔ حق پرستش ۔ طہارت یقین ۔ استغفار وغیرہ ۔
مناسبات غنا	جاہ وجلال ۔ دولت ۔ اقبال ۔ ثروت ۔ حشمت ۔ منزلت ۔ سخاوت ۔ شجاعت ۔ عنایت عزم ۔ جزم ۔ شان وشوکت ۔ عدالت رحمت ۔ عزت ۔ شفقت فتح ۔ نصرت ظفر ۔ رعیت پرورش کرم گستری ۔ فیض رسانی ۔ ملکداری ۔ شکوہ ۔ تجمل ۔ کشورہ کشائی وغیرہ ۔
مناسبات برسات	ابر ۔ باراں ۔ رعد ۔ برق ۔ قوس وقزح ۔ قطرہ ۔ ژالہ سیلاب ۔ شبنم ۔ بارش ۔ گرداب ۔ وغیرہ ۔

مناسبات حضرت آدم و حوا	سجدہ ۔ خاک کا پتلا ۔ رُوح ۔ عزرائیل معلم الملکوت چمن ۔ خُلد ۔ آتش ۔ دانہ ۔ گندم وغیرہ ۔
مناسبات حضرت نوحؑ	طوفان ۔ کشتی ۔ پہاڑ ۔ کنعان ۔ تنور وغیرہ وغیرہ ۔
مناسبات حضرت ابراہیمؑ	خلیل اللہ ۔ بت شکن ۔ آذر ۔ نار ۔ گلزار ۔ اسمٰعیلؑ ۔ ذبح ۔ قربانی ۔ تعمیر کعبہ ۔ نمرود ۔ وغیرہ ۔
مناسبات حضرت یونسؑ	مچھلی ۔ دریا ۔ ظلمت ۔ کدو وغیرہ ۔
مناسبات حضرت خضرؑ و الیاسؑ	دریا ۔ بحر ۔ رہنمائی ۔ آب حیات ۔ آبدی ۔ زندگی ۔ جہاز ۔ کشتی ۔ سکندر وغیرہ
مناسبات حضرت یوسفؑ زلیخا	یعقوب ۔ کنعان ۔ نابینا ۔ برادران بیوفا ۔ گرگ ۔ چاہ ۔ سوداگر ۔ مصر ۔ بازار ۔ خواب ۔ غلام ۔ زندان ۔ عزیز ۔ دشت ۔ قحط ۔ خرید و فروخت وغیرہ وغیرہ ۔

مناسبات حضرت موسیٰ	تابوت - کلیم - بنی اسرائیل - مصر - فرعون - ہامان - توراۃ - عصا - ید بیضا - طور - جلوہ - رب ارنی - لن ترانی - نیل - غرق - قارون - خزانہ - سحر - سامری - گوسالہ - تجلّی - دیدار - ایمن - وادی - شجر - معراج وغیرہ وغیرہ -
مناسبات حضرت داؤدؑ	خوش الحانی - زبور - گیت - موم - آہن وغیرہ وغیرہ -
مناسبات حضرت سلیمانؑ	تخت - دیو - پری - ہوا - مہر - انگوٹھی - چیونٹی - ہدہد - بلقیس وغیرہ -
مناسبات حضرت عیسیٰؑ	مسیح - یسوع - روح اللہ - ابن مریم - دم - دست - انجیل - مرض - شفا - علاج - زندہ - سولی - فلک - چہارم - خر عیسیٰ - نصاریٰ - پنجہ مریم - یہود وغیرہ -
مناسبات حج	حرام - احرام - لبیک - طواف - قربانی - ہدیہ - صفا - مروہ - ابراہیم - حجر اسود - حجاز - حاجی - غلاف - مکہ

مناسبات	
	مدینہ۔ زمزم۔ چاہ وغیرہ وغیرہ
	
مناسبات بُت خانہ	بُت۔ صنم۔ تصویر۔ برہمن۔ پیر۔ بُتکدہ۔ بیت الصنم۔ مندر۔ دیر۔ ناقوس۔ پوجا وغیرہ
	
مناسبات میکدہ	خرابات۔ میکدہ۔ مے خانہ۔ شیشہ۔ صراحی۔ ساغر۔ مینا۔ جام۔ مے۔ نشہ۔ ساقی۔ پیمانہ۔ مست۔ متوالہ۔ بیہوش۔ رند۔ مشرب۔ گلاس۔ قلقل وغیرہ۔
	
مناسبات شیریں فرہاد	خسرو۔ پرویز۔ جوئے۔ نہر۔ شہر۔ تیشہ۔ پہاڑ۔ کوہکن۔ کوہ۔ تیشہ زنی وغیرہ۔
	
مناسبات قیس و لیلیٰ	مجنوں۔ لیلےٰ۔ ٹیلے۔ حے۔ دشت۔ صحرا۔ غربت۔ درخت۔ لاغری۔ ناقہ۔ نار۔ محمل۔ مکتب۔ غزال۔ بیابان۔ نوفل۔ وحشت وغیرہ وغیرہ۔
	
مناسبات ہاروت ماروت زہرہ	ہاروت۔ ماروت۔ زہرہ۔ چاہ۔ بابل۔ سحر۔ جادو۔ رقاص۔ فلک۔ مطرب۔ وغیرہ وغیرہ

مناسبات گل بلبل قمری	گل۔ باغ۔ خار۔ چمن۔ سرو۔ شمشاد۔ صنوبر۔ شاخ۔ نالہ۔ آشیانہ وغیرہ۔
مناسبات شمع پروانہ	محفل۔ شمع۔ چراغ۔ جلنا۔ رونا۔ ہنسنا۔ موم۔ فانوس وغیرہ وغیرہ۔ (نوٹ) بلبل اور پروانہ سے عام عاشق اور گل اور شمع سے خاص معشوق مراد لیتے ہیں۔

فالنامہ یوسفی عبدالرحمٰن ۹۵

تشبیہات کا بیان

کلام میں جس قدر تشبیہات استعمال کی جائیں۔ اتنا ہی کلام عمدہ ترین ہوتا ہے۔ اس کا خیال چاہیئے۔

تشبیہ قامت	سرو۔ صنوبر۔ نہال۔ شمشاد۔ طوبیٰ۔ سروِ آزاد۔ سروِ چمن۔ تیر۔ سرو ناز۔ سرو سہی۔

تشبیہ خرام

بہار۔ برق۔ نسیم۔ صبح۔ صبا۔ رفتار۔ آب۔ شمیم گل۔ نسیم سحر وغیرہ۔

تشبیہ موئے سر

شب۔ نیم شب۔ شب دیجور۔ شب یلدا۔ ظلمات۔ مشک۔ عنبر۔ دام۔ شام وغیرہ۔

تشبیہ فرق سر

راہ ظلمات۔ خط استوا۔ کہکشاں۔ خط کہکشاں۔ برق وغیرہ۔

تشبیہ زلف کاکل گیسو وغیرہ

سنبل۔ دستۂ سنبل۔ ریحان۔ کمند۔ زنجیر۔ مار۔ طناب۔ تازیانہ۔ رشتہ۔ رسن۔ دام۔ تاتار۔ ختن۔ چین۔ شب۔ دراز۔ لام۔ میم۔ چوگان۔ چلیپا۔ وغیرہ۔

تشبیہ رخ

ماہ۔ آفتاب۔ شمع۔ کعبہ۔ مصحف۔ گل۔ شعلہ۔ لالۂ ارغوان۔ صبح۔ روز۔ گلستان۔ گلزار۔ چمن۔ بہشت۔ باغ۔ ارم۔ شعلۂ طور۔ مشعل۔ صفحہ وغیرہ۔

تشبیہ خال	ہندو۔ زنگی۔ زنگی بچہ۔ حبشی۔ حبشی زادہ نقطہ مشک دانہ۔ دانہ۔ سویدا۔ مردمک۔ حجرالاسود۔ تخم۔ فلفل سیاہ وغیرہ۔
تشبیہ جبیں	آئینہ۔ لوح۔ سیمیں۔ ماہ۔ ہلال۔ بدر۔ خورشید۔ ماہِ نو۔ زہرہ۔ مشتری۔ سہیل وغیرہ۔
تشبیہ ابرو	موج۔ محراب۔ تلوار۔ کمان۔ صمصام۔ ہلال۔ قوس وقزح۔ ذوالفقار۔ خنجر۔ شمشیر۔ حلقۂ کمند۔ کلید۔ ہلال عید۔ نون۔ خطِ نسخ وغیرہ۔
تشبیہ چشم	بادام۔ نرگس۔ ترک۔ ہندو۔ زہرہ۔ جادوگر۔ ساحر۔ جام۔ کاسہ۔ ساغر۔ آہو۔ غزال۔ حرف صاد۔ حرف عین۔ فسونگر۔ بابل۔ وغیرہ وغیرہ۔
تشبیہ مژگاں	خنجر۔ تیغ۔ سنان۔ نیزہ۔ تیر۔ خار۔ سوزن۔ نشتر۔ خدنگ۔ پیکان۔

نیش وغیرہ۔



تشبیہ گردن

صراحی۔ دستہ عاج۔ بیاض صبح۔
گردن آہو وغیرہ۔



تشبیہ ناک

الف۔ شببو۔ سیمیں غنچہ شببو۔ تلوار۔ تیر۔
وغیرہ وغیرہ۔



تشبیہ لب

غنچہ۔ برگ۔ عنالب۔ آب حیات۔
پستہ۔ خرما۔ موج کوثر۔ موج نسیم
مسیحا۔ شہد۔ شکر۔ قند۔ نبات۔
مصری۔ لعل۔ یاقوت۔ عقیق۔
ہلال۔ آتش۔ شفق۔ اخگر۔
موج شراب۔ رشتہ جان۔
وغیرہ وغیرہ۔



تشبیہ دہن

غنچہ۔ نقطہ موہوم۔ صفر۔ عدم۔ صدف۔
کوزہ۔ نبات۔ پستہ وغیرہ۔



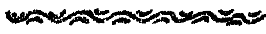
تشبیہ دنداں	گوہر۔ دُر۔ ژالہ۔ الماس۔ انجم۔ دانۂ انار۔ موتی۔ پرویں۔ سلک گوہر وغیرہ۔
تشبیہ خندہ	برق۔ لمعہ۔ غنچہ۔ نیم شگفتہ۔ صبح بشکرین وغیرہ وغیرہ۔

اقسامِ نظم

قطعہ	مطلع کو کسی قصیدہ یا غزل سے الگ کر دیں۔ تو قطعہ رہ جائے گا۔ قطعہ کے کم از کم چار مصرعے ہوتے ہیں۔ زیادہ کی حد نہیں۔ اشعار آپس میں مربوط ہونے بہتر ہوتے ہیں۔
مثنوی	جس نظم کا ہر ایک شعر اپنا اپنا الگ قافیہ رکھتا ہو۔ غزل کی طرح ایک ہی قافیہ نہ ہو۔

رُباعی	اِس کے چار ہی مصرعے ہوتے ہیں۔ اور صرف تیسرے مصرعہ میں قافیہ نہیں ہوتا۔ پہلے۔ دوسرے اور چوتھے۔ مصرعہ میں قافیہ ہونا ضروری ہے۔ جیسے ؎ ایک دن درپیش آنا ہے سفر رہروِ مُلکِ عدم کس لے کمر چاہیئے کچھ رازؔ اِس میں زادِ راہ یہ سفر ہو جائے گا ورنہ سقر از رازؔ 
مسمط	چند ہموزن اور ہم قافیہ مصرعوں کو جمع کر کے ایک بند قرار دینا۔ اور اِسی طرح تعداد میں اسی قدر مصرعوں کے اور بند کہنا۔ اور ہر بند کے آخری مصرعہ کو قافیہ میں بندِ اوّل کے تابع رکھنا مسمط کہلاتا ہے۔ ہر بند کے تین مصرعہ ہوں۔ تو مثلث۔ چار مصرعہ ہوں۔ تو مُربّع۔ پانچ ہوں۔ تو مخمس۔

چھ ہوں۔ تو مسدس۔ سات ہوں تو مسبع۔ آٹھ ہوں تو مثمن۔ نو ہوں تو متسع اور دس مصرعے ہوں تو معشر کہتے ہیں۔



ترجیع بند

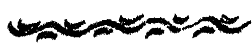
چند مصرعے ایک ہی قافیہ میں کہیں۔ اور اُسے ایک بند قرار دیں۔ اور اُس میں کسی اور قافیہ کا ایک شعر آخر میں لائیں۔ اور اسی طرح بند اول کے مصرعوں کی تعداد کے برابر کئی بند کہیں۔ اور ہر بند کے آخر وہی بند اول کا آخری شعر بار بار لائیں۔ وہ ترجیع بند کہلاتا ہے۔



ترکیب بند

ترجیع بند کی طرح کچھ بند کہنا۔ مگر ہر بند کے نیا ہی شعر مگر پہلے آخری شعر کے قافیہ میں ہی کہیں۔ تو اُسے ترکیب بند کہتے ہیں۔



اصطلاح	تعریف
تضمین	کسی اور کی غزل کو اپنے اشعار میں مربوط کرنا۔ یعنی اپنی طرف سے تین مصرعے ہر شعر کے قافیہ وغیرہ میں لاکر مخمس کی طرز پر لکھنا تضمین کہلاتا ہے مخمس اپنا کلام ہوتا ہے۔ اور تضمین اور کی غزل پر کی جاتی ہے۔ 
مستزاد	کسی وزن میں ایک مصرعہ کہنا۔ اور پھر اسی کے ارکان میں سے ایک دو رکن پر کچھ الفاظ بڑھا دینا مستزاد کہلاتا ہے جیسے ظفر کا مستزاد ہے جو عرش سے ہے۔ فرش تک آدمی میں ہے دیکھ آنکھ کھول کر کیا کیا نہیں ہے۔ اس میں کہ سب کچھ اسی میں ہے۔ پر چاہیے نظر۔ 
واسوخت	جس نظم میں حسن سے اظہار نفرت اور عشق کی مذمت کی جاوے 

شہر آشوب	جس نظم میں گردش زمانہ وغیرہ کا حال درج ہو۔
ریختہ	جو نظم دہلی کی صاف زبان میں لکھی جائے۔
ریختی	جو نظم عورتوں کی زبان میں کہی جاوے۔ جیسے ؎ ہم کو جو چاہے اس کا خدا نت بھلا کرے دودھوں نہائے اور وہ پوتوں پھلا کرے

وظائف حب و بغض ناظرین: اس کتاب کی ہدایت پر عمل کرنے والا ہر عورت مرد اور افسر کو اپنا مطیع کر سکتا ہے۔ اگر کسی سے بدلہ لینا چاہے تو بدلہ بھی لے سکتا ہے۔ حب یعنی کسی کو مطیع کرنا۔ بغض یعنی کسی سے بدلہ لینا۔ ان ہر دو باتوں ۔۔۔ ۔۔۔ غیرہ ہے۔ قیمت (۲)

پیام محبت مؤلفہ پروفیسر ۔۔۔ ڈی کھر لاہوری جس میں چیدہ چیدہ غزلوں کے علاوہ عاشقانہ خطوط کے لطیفے۔ فسانے۔ ناول نیز صنعت و حرفت کے اکسیر نسخے اور طبی تجربات بھی ۔۔۔ قیمت (۴) محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ جو صاحب (۴) بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیج کر منگائیں گے۔ ان کو محصول ڈاک معاف کیا جاوے گا۔

مکمل گلزار بغداد اس کتاب میں جناب غوث پاک کے علاوہ دیگر بہت سے اولیائے کرام کے اردو پنجابی زبان میں چیدہ چیدہ مناقب درج ہیں۔ اس کتاب کا ہر نعت خواں کے پاس ہونا نہایت ضروری ہے۔ نیز اس کتاب میں طریقہ ختم جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم۔ اور جناب غوث پاک محبوب سبحانی رض اور جناب حضرت گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ درج ہیں۔ قیمت صرف چار آنے (۴) منگوانے کا مکمل پتہ

منشی عزیز الدین نجم الدین تاجران کتب لاہور
بازار کشمیری

مصر کا جادو اُردو اس کتاب میں وجود علم جادو پر ایک عالمانہ بحث کی گئی ہے۔ اور تمام حرکات سکنات کو جو موجودہ کتاب میں نہیں پایا جاتا۔ پوری طرح ادا کیا ہے۔ اور بعد میں مصر کے اس جادو کے متعلق جو پرانے زمانے میں اہل مصر میں رائج تھا۔ پوری تحقیقات کی ہے۔ اور جادو کی اصلیت ہر پہلو سے کما حقہٗ بتا دی ہے۔ عملیات نادر جو موجودہ کتب مروجہ میں نہیں پائے جاتے۔ اور جو راز سینہ بسینہ چلے آتے تھے۔ سب لکھ دیئے ہیں تسخیر ہمزاد تسخیر آفتاب تسخیر ماہتاب تسخیر مریخ تسخیر زحل وغیرہ ہر ایک سیارہ کی تسخیر اور اس کے علاوہ مختلف اشیاء کو تسخیر کرنے کے لئے عجیب وغریب طریقوں کو جو نہایت ہدف درج کئے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ ہر ایک قسم کے عملیات مریض پر دم کرنا۔ خواہ کوئی مرض ہو۔ اور دوا سے فائدہ نہ ہوتا ہو۔ جادو کے ذریعہ تمام ملکوں کی سیر کرنا۔ ہوا میں اُڑتے پھرنا جسکو چاہنا بس میں کر لینا۔ نظروں سے غائب ہو جانا۔ دوسری شکل میں ظاہر ہونا۔ اور دور دراز کی اشیاء منگوا لینا جنات دیو پری کو اپنے قابو میں رکھنا۔ اور حسب خواہش اُن سے کام لینا وغیرہ وغیرہ۔ بعد میں ایسے عملیات جو روزانہ ضروریات کے لئے از حد مفید ہیں مثلاً کشائش رزق کسی اٹکے ہوئے کام کے لئے یا کسی بیمار کی شفا کے لئے یا اولاد کے طلب کرنے کے لئے درج ہیں۔ اگر یہ کتاب خلاف تحریر ہو۔ تو واپس کر کے اپنی قیمت ہم سے وصول کریں قیمت معہ محصولڈاک ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) منگوانیکا مکمل پتہ:-

منشی عزیز الدین نجم الدین تاجران کتب لاہور بازار کشمیری

بہشتی گلدستہ نعت اِس کتاب میں ہندوستان کے مشہور شاعروں کا نعتیہ کلام اور اچھے اچھے مضمون نگاروں کے مضامین صرف بزرگانِ دین کے متعلق درج ہیں۔ سرفروشانِ اسلام کے کارنامے۔ نیک بیویوں کے تذکرے۔ ضروری مسئلے مسائل بھی درج ہیں۔ الغرض یہ کتاب ان لوگوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ جن کو اسلام اور اُس کے سچے رہنما حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دلی محبت ہے۔ اور نعت خوانوں کے لئے تو یہ کتاب لازوال خزانے کی کنجی ہے قیمت صرف (۴؍)

حیات النبی معروف ہادی اسلام یعنی سوانحعمری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ مسلمانوں نے حضور ہادی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سوانحعمریاں کثرت سے پڑھی ہونگی۔ مگر سوانحعمری جو کہ ابو المعانی جناب مولوی تاج الدین احمد صاحب تاجر نقشبندی مجددی لاہور نے حال ہی میں تصنیف فرمائی ہے تمام سابقہ سوانح عمریاں سے جدید رنگ میں لکھی ہے۔ اس سوانحعمری کی سب سے بڑی صفت یہ ہے۔ کہ اس سوانحعمری میں شردھے پرکاش دیو صاحب کی مرتبہ سوانحعمری کے اُن غلط خیالات اور عقاید کی تردید کی ہے کہ جس کو ایک سچا مسلمان ہرگز نہیں پڑھ سکتا۔ تمام باتیں صرف دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ؍)

(منگوانے کا مکمل پتہ)

منشی عزیز الدین نجم الدین تاجران کتب لاہور بازار کشمیری